(دعوت اسلامی)
دار الافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat

کیا دعا کے بعد ہاتھ منہ پر پھیرنا سنت ہے؟

ریفرنس نمبر:Aqs 1885
تاریخ:14-09-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا دعا کے بعد ہاتھ منہ پر پھیرنا سنت ہے؟ سائل: محمد بلال (صدر، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جی ہاں! دعا کے بعد ہاتھ منہ پر پھیرنا سنت ہے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ دعا مانگتے ہوئے گویا بندے کے ہاتھ خیر و برکت سے بھر جاتے ہیں، تو اب حکم ہے کہ وہ خیر و برکت اپنے اعلیٰ و اشرف حصے یعنی چہرے پر اُلٹا لے، تاکہ اس کے ذریعے وہ خیر و برکت سارے بدن میں سرایت کر جائے۔

جامع ترمذی میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ”كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه“ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے، تو چہرہ انور پر ہاتھ پھیرے بغیر نیچے نہ کرتے۔

(جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب ماجاء فی رفع الایدی عند الدعاء، ج2، ص649، مطبوعہ لاھور)

ابو داؤد شریف میں حدیثِ پاک ہے: ”ان النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا دعا فرفع يديه مسح وجهه بيديه“ ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے، تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے (اور) ہاتھوں کو چہرہ انور پر پھیر لیتے۔

(سنن ابی داؤد، باب الدعاء، ج1، ص219، مطبوعہ لاھور)

اس حدیث شریف کی شرح میں علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”عند فراغه تفاؤلا وتيمنا أن كفيه ملئتا خيرا فأفاض منه على وجهه“ ترجمہ: یعنی دعا سے فارغ ہونے کے وقت (ہاتھ چہرہ انور پر پھیرتے) تاکہ نیک فال ہو سکے اور برکت حاصل کرنے کے لیے کہ ہاتھ خیر سے بھر گئے ہیں اور اس خیر کو چہرے پر ڈال لیا ہے۔

(فیض القدیر، جلد5، صفحہ169، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ابو داؤد شریف میں ہی سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سلوا اللہ ببطون أکفکم ولا تسألوہ بظھورھا فاذا فرغتم فامسحوا بھا وجوھکم“ ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے ساتھ سوال کرو، ہاتھوں کی پشت کے ساتھ سوال نہ کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ، تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیا کرو۔ (سنن ابی داؤد، باب الدعاء، ج 1، ص 218، مطبوعہ لاھور)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”کیونکہ پھیلے ہوئے ہاتھوں پر اللہ کی رحمت اترتی ہے۔ ان ہاتھوں کے منہ پر پھیر لینے سے رحمت منہ پر پہنچ جاتی ہے۔ **یہ عملی سنت بھی ہے۔** اتباع سنت میں برکت ہے۔“ (مرأۃ المناجیح، جلد 3 ج، ص 298، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی)

اور یہی عمل صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت وہب بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ تابعی بزرگ فرماتے ہیں: ”رأیت ابن عمر و ابن الزبیر یدعوان یدیران بالراحتین علی الوجہ“ ترجمہ: میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر اور سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب دعا کرتے، تو اپنی ہتھیلیوں کو چہرے پر پھیر لیتے۔
(الادب المفرد للامام البخاری، باب رفع الایدی فی الدعاء، صفحہ 214، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیہ، بیروت)

اس عمل کے سنت ہونے سے متعلق درمختار میں ہے: ”والمسح بعدہ علی وجھہ سنۃ“ ترجمہ: دعا کے بعد ہاتھ منہ پر پھیرنا سنت ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، ج 2، ص 264، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہوا کہ حصول مراد قبول دعا کی فال ہو۔ گویا دونوں ہاتھ خیر و برکت سے بھر گئے، اس نے وہ برکت اعلیٰ واشرف اعضا پر اُلٹ لی کہ اس کے توسط سے سب بدن کو پہنچ جائے گی۔“
(فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 612، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

25 محرم الحرام 1442ھ/14 ستمبر 2020ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے